سیکشن (ب)

سوال نمبر:02

ii

جواب:-

عبدالودود قمر ضیاء جعفری کے بڑے بہترین
دوست تھے۔ جب ضیاء جعفری صاحب رسالے
کے مدیر تھے تو اسی ٹائم پہ وہ نائب مدیر تھے اور
جب ضیاء جعفری صاحب اس رسالے کے صدر
بن گئے تو اس وقت وہ اس رسالے کے نائب
ناظم مقرر ہو گئے۔ عبدالودود قمر صاحب نہایت

اصول پسند آدمی تھے اور صوبہ سرحد میں اردو زبان کی ترویج میں ان کا بڑا قلیدی کردار ہے۔

دائرہ ادبیہ کے مصنفین:-

اس وقت دائرہ ادبیہ میں اعلیٰ ادیب اور نابغہ روزگار لوگ شامل تھے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

1) ضیاء جعفری
2) عبدالودود قمر
3) نذیر مرزا برلاس
4) مظہر گیلانی
5) مبارک حسین عاجز
6) مضطر تاتاری
7) جگر کاظمی
8) خالص ملک

7

(ا)

جواب:-

حاجی اورنگزیب خان جب کراچی سے واپس چلے گئے تو انہوں نے اپنے ایک خط میں جو بشارت کے نام لکھا گیا تھا اس میں لکھا کہ میرے پیارے دوست کچھ مہینے قبل ڈاکٹروں نے مجھے ایک جان لیوا بیماری جو جگر کا کینسر ہے اس کی تشخیص کرائی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ میرے پاس زندہ رہنے کیلئے زیادہ وقت نہیں لہذا جو وقت بچا ہے اس کو خوشی کے لمحات سے گزاردوں چونکہ گھر میں اکیلا ہوتا ہوں تو سوچا کیوں نہ کسی دوست کے ہاں چکر لگایا جائے تو جب میں نے دیکھا تو لنڈی سے لیکر لنڈی کوتل آپ جیسا خوش طبع انسان نہیں تھا سو میں نے آپ کے ہاں کراچی آنے کا ارادہ کیا۔ لہذا ان کے آنے کا مقصد رقم کی وصولی نہیں بلکہ جگر کینسر نامی بیماری کی وجہ سے زندگی کے کچھ آخری لمحات خوشی سے گزارنے کا مقصد تھا۔

(iii)

جواب:-

حیدرآباد کے جلسے میں شروع ہونے میں کافی تاخیر ہوئی تو مرزا فرحت اللہ بیگ نے آئے ہوئے سامعین کی توجہ مبذول کرانے کیلئے دہلی کی تاریخ پر ذرا تقریر کی اور بتایا کہ کس طرح مولوی کریم الدین پانی پت سے دہلی آئے اور اس میلے کچیلے اپڑوں اور پٹے ہوئے جوتوں کی تصویر کھینچی اور اسی دوران وہ بار بار مولوی وحید الدین کی طرف اشارہ کر رہے تھے چونکہ مولوی وحید الدین کے والد صاحب بھی پانی پت سے دہلی آئے تھے اور ان کا کتابوں کا بیوپار تھا اور ناموں کی یکسانیت نے اس خیال کو اور بھی تقویت دی اور سامعین یہ سمجھ بیٹھے کہ جن صاحب کا ذکر ہو رہا ہے وہی مولوی وحید الدین کے والد ہیں۔

(xii)

مرکزی خیال "بڑھے چلو":-

نظم "بڑھے چلو" میں شاعر اختر شیرانی نے یہ نکتہ اجاگر کیا ہے کہ نوجوان طبقہ اس ملک کے دفاع اور ترقی کا سپوت اور ستون ہے۔ لہذا اس طبقے کو چاہیے کو وہ تن من دھن سے اس کی ترقی کیلئے کوشاں رہے اور اس راہ میں آنے والی ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کرے اور اس ملک کو ترقی کی منزل پر لے جا کر اپنی اہمیت کا ثبوت دے۔ اور اس ملک کو جو کہ بہت سی مشکلات میں فی الحال گھیرا ہوا اس کو ان مشکلات سے نکالنے کی بھرپور کوشش کرے۔ اور ہمت و استقلال کا پیکر بنتے ہوئے اس راہ میں بڑھتے چلے جائیں۔

(xi)

جواب:-

سقراط کے مخالفین نے ان پر یہ الزام لگایا کہ وہ نوجوانانِ ایتھنس کو گمراہ کر رہا ہے اور اسے بداخلاقی کی طرف لے جا رہا ہے اور انہیں اپنے والدین کے خلاف بھڑکاتا ہے۔ سقراط کی فلسفہ پر مبنی تقریروں نے اس کے دعوؤں کو اور بھی تقویت دی اور انہیں موقع فراہم کیا لہٰذا اس وقت کے حکمران نے سقراط کو سزائے موت دی اور اسے پر لٹکانے کا حکم دیا۔ جیل جانے کے بعد خود داروغہ جیل بھی اس کے بھاگ جانے پر راضی ہو لیکن سقراط نے منع کر دیا اور خود ہی جیل میں زہر کا پیالہ پیا اور اس دنیا سے کوچ کر گیا جس کے بعد ان کے حاسدین کو اپنی ناکامی کے خمیازے کھینچنے پڑے۔

6

(Xiii)

تفصیلیہ:-

ؒ

اِستعمال:-

تفصیلیہ لفظ تفصیل سے نکلا ہے جس کے معنی وضاحت کے ہیں۔ اس کو مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

* کسی عبارت میں کسی چیز کی تفصیل بیان کرنے کیلئے

* کسی عبارت میں فہرست بتانے کیلئے۔ ؟

* کسی عبارت میں کسی چیز کی مثالیں دینے کیلئے۔ ؟

علامت:- اس کی علامت " :- " ہے۔

مثالیں:-

1) لائبریری میں مندرجہ ذیل کتابیں لائی گئیں جن کی فہرست یہ ہے:-

دہلی کی شمع، بیگمات کے آنسو، آنگن، دھنک

2) خشکی میں رہنے والے جانور کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

گائے، بکری، مرغی، شیر، ہرن

3) بازار سے جو سامان منگوایا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

بسکٹ، چپس، نوڈلز، پیپسی

(ix)

صنعت تجنیس تام:-

کلام میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو املا اور تلفظ ایک جیسے ہوں لیکن معنی جدا ہوں۔

مثالیں:-

1) جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے دل کے ظلمت خانہ مکینوں میں

۲) صیاد سے یہ بھی نہ پوچھا گیا
کون رہا اور کون رہا ہو گیا

(3 کیا کیا خضر نے سکندر سے ساتھ
اب کون کس پہ یقین کرے

مندرجہ بالا مثالوں میں "میں اور میں"
"رہا اور رہا" اور "کیا اور کیا" صنعت تجنیس
کی مثالیں ہیں۔

(Vii)

جواب:-

مصنف: غلام عباس
افسانہ کتبہ سے ہمیں یہ اخلاقی سبق ملتا
ہے کہ انسان اس دنیا میں بہت سی خواہشات
اور امنگیں لے کر آتا ہے اور اس کے حصول
کیلئے وہ سخت محنت اور دوڑ دھوپ کرتا ہے
اور اس کے ضمن میں وہ بہت سی
مشکلات کا سامنا کرتا ہے اور ان خواہشات

کو پورا کرنے کو اپنی کا زور لگا دیتا ہے لیکن
دنیا کی یہی حقیقت ہے کہ اس میں
کسی کی خواہشات اور امنگیں پوری نہیں
ہوتی اور اس سلسلے میں انسان اس دنیا
سے فنا ہو جاتا اور جو امنگیں اس کے دل میں
مکین ہوتی ہے وہ بھی ساتھ میں دفن
ہو جاتی ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیئے کہ
وہ اپنی استطاعت کے مطابق خواہشات
رکھے جسے وہ پورا بھی کر سکے ورنہ اسے یہی
خواہشات اپنے دل میں دفن کرنی پڑے گی۔

(Vi)

جواب:-

مصنف: احمد ندیم قاسمی سبق:- ماتیر
محلے کے بزرگ کے سمجھانے پر راجہ صاحب نے
انہیں یہ بتایا کہ یہ عورتوں کا معاملہ ہے۔ اگر
میں اور آپ کو اس معاملے میں دخل اندازی

نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ساتھ میں رکھے ہوئے
دو برتن بھی ٹھکرا کر شور کر دیتے ہیں یہ تو پھر
بھی جیتی جاگتی عورتیں ہیں۔ اس ضمن
میں اگر آپ اپنی بیگم صاحبہ کو انہیں سمجھانے
کیلئے بھیج تو سہی ورنہ آپ کا بولنا مناسب نہیں۔
کیونکہ یہ عورتیں ہیں ایک پل میں لڑائی
کریں گی تو دوسرے پل میں گلے لگ کر دوسروں
کی برائیاں بیان کرنے لگ جائیں گی۔
لہٰذا یہ عورتوں کا معاملہ ہے تو اسے ان کے درمیان
ہی رہنے دیجیے۔

(۷)

جواب:-

مصنف:- اشفاق احمد سبق:- محسن محلہ

ماسٹر الیاس نہایت سادہ آدمی تھے۔ انہیں
زمانے کے ساتھ چلنے کا ڈھنگ بالکل نہ آتا تھا۔
وہ جب بولا کرتے تو ان کی زبان میں بہت

ساری گرائمر کی غلطیاں ہوا کرتی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی معاشی حالت بھی اتنی اچھی نہیں تھی اور وہ بہت تنگدست تھے۔ نیز وہ اس محلے میں نئے نئے آئے تھے ان کی کسی کے ساتھ خاص تعلقات نہیں تھے لوگ بس خاندانی کی وجہ سے ان کی عزت کیا کرتے لیکن کوئی بھی ان وجوہات کی بنا پر اس سے دوستی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

حصہ سوم

سوال نمبر: 03

الف

حوالہ متن:-

سبق کا نام: فاقہ میں روزہ

مصنف کا نام:- خواجہ حسن نظامی

سیاق و سباق:-

یہ اقتباس سبق کے
درمیان سے لیا گیا ہے۔
قلعے سے نکلنے کے بعد ہم نے قطب شاہ
کا رخ کیا وہاں کچھ گوجروں نے ہم پر حملہ کیا
اور سامان لوٹ لیا۔ پھر ہم اس کے بعد میواتیوں
نے ہماری کچھ مدد کی اور ہمیں رہنے کی جگہ
فراہم کی۔
اس کے بعد رمضان آ گیا اور ہم نے
چوہدری صاحب کے دیے ہوئے ایک روپے کے
آٹے سے کام چلایا مگر وہ بھی جلد ختم ہو گیا
اور پھر اس کے بعد بہت مشکل پیش آئی
پھر کسی نے صدقہ دیا جس سے گزارہ چلنے لگا۔

والدہ صاحبہ نے توصیف کے مال پر کراہت کا اظہار کیا اور اسے ناپسند کیا لیکن آخر کار مجبور ہو کر انہوں نے بھی اسے قبول کر لیا۔ پھر ہم وہاں سے دہلی چلے گئے۔ وہاں پر والدہ صاحبہ کی موت ہو گئی۔

وضاحت:

مصنف مرزا سلیم الدین جو کہ بہادر شاہ ظفر کے بھائی تھے ان کی بیوی کا ذکر کرتے ہوئے کہنا ہے کہ جنگ آزادی جو 1857 میں واقع ہوئی تھی اس سے پہلے ان کے حالات بہت خوشحال تھے اور انہیں دنیا کی ساری سہولتیں میسر تھی اور تمام آسائشوں سے وابستہ تھے۔ محل نے ان کو بہت کچھ فراہم کر رکھا تھا اور اسی وجہ سے ان کی بیوی کے ان سہولتوں میں رہ کر سہل پسند بن گئی تھی اور ناز و نعمت میں پلی تھی۔ اس وجہ سے وہ بہر حال غدر کی جنگ میں کیسی بدلسی طریقے سے جان بچا کر قلعے سے نکل گئیں

حالانکہ اس کی موت کیلئے تو یہ بھی کافی تھا۔
لیکن محل سے نکلنے کے بعد جو مصیبتیں پیش
آئیں اس کا مقابلہ وہ نہ کر سکی اور اوپر سے وہ
تھی بھی حاملہ۔ ایک دن وہ موسم کی سختی
کی وجہ سے بیمار پڑ گئی اور اگلے دن ہی اس
کی موت واقع ہو گئی۔ جب گاؤں والوں
کو صبح اس کے موت کی خبر ہوئی تو انہوں نے
اسے دفنانے کا بندوبست کیا اور کفن وغیرہ منگوایا
جس کے بعد دوپہر کو اسے دفنایا گیا اور وہ اپنے
خالقِ حقیقی سے جا ملی۔

8

سوال نمبر: 05

ب

حوالہ متن:- شاعر کا نام فیض احمد فیض

مفہوم :-

جس رعب و دبدبے اور شان سے کوئی اپنے قتل گاہ کی طرف گیا سو اس کی ہی شان سلامت رہنی چاہیے یہ جان تو آنی جانی ہے اس کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ اگر عشق کی بازی لگانی ہے تو دل کھول کر لگاؤ اس میں ہار جیت ایک جیسا ہے۔

تشریح :-

① اس شعر میں شاعر فرماتا ہے کہ جس انسان نے اپنی ساری زندگی عظمت و وقار کے ساتھ گزاری ہو اور دنیا کے ظالم لوگوں سے لڑ کر عام لوگوں کے حقوق کی پرچار کرے اور اپنی تن من دھن کی قربانی دے تو جب وہ اپنی قتل گاہ کی طرف جاتا ہے تو اس کی الگ شان اور رعب دبدبہ ہوتا اور یہ لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاتا ہے اور لوگ اسے صدیاں گزر جانے کے بعد بھی نہیں بھولتے اور اس کی قدر کرتے ہیں گویا وہ جس شان سے

وہ اپنی قتل گاہ کی طرف گیا وہ لوگوں
کے دلوں میں محفوظ ہو جاتی ہے۔

② اس شعر میں شاعر عشق کے متوالوں
کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر
تم نے ایک بار عشق کی بازی لگادی ہے تو
یہ سوچنا کہ تم جیتو گے یا ہارو گے یہ سراسر عبث
اور بے کار ہے کیونکہ عشق جیتنے ہارنے کا نام نہیں۔
اگر تمہیں محبوب کی رضامندی مل جائے تو
اس سے بڑی خوشی کی کوئی بات ہی نہیں
لیکن اگر تمہارا محبوب تمہیں دھتکار دیتا ہے
اور تم کو پس پشت ڈال دے تو بھی یہ تمہارے
لیے فخر کی بات ہے کیونکہ تم نے اپنے محبوب کیلئے
تن من دھن کی قربانی لگادی تھی اور
یہی عشق کے معراج کی پہچان ہے لہذا تمہیں
اس پر فخر ہونا چاہیے۔ بقول شاعر:

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

سوال نمبر:05

ب

میرا پسندیدہ مشغلہ:-

ہر انسان کا کوئی نہ کوئی پسندیدہ مشغلہ ہوتا ہے جو وہ اپنے فارغ وقت میں اس سے مستفید ہوتا رہتا ہے۔ چونکہ ہر انسان کی نیچر الگ الگ ہے لہٰذا اس حساب سے مشغلے بھی سب کے الگ الگ ہیں۔ ان مشغلوں میں تیراکی، گلہ بازی، کتابیں پڑھنا، آرٹس کی تصویریں وغیرہ اکٹھی کرنا وغیرہ شامل ہے۔ لیکن اگر میں اپنے پسندیدہ مشغلے کے بارے میں بتاؤں تو میرا پسندیدہ مشغلہ کتابیں

پڑھتا ہے۔ میں جب بھی اپنے تعلیمی نصاب
کے کاموں اور گھر کے کاموں سے فارغ ہو جاتا ہوں
تو اپنے گھر میں الگ کمرے میں مختلف سی کتابیں
پڑھنے بیٹھ جاتا ہوں اور میرے پاس مختلف
قسم کی کتابیں ہیں جو تاریخ، جغرافیہ، اخلاقیات
قدرت، فلکیات، سائنس وغیرہ کی کتابیں
شامل ہیں۔

فوائد:-

کتابیں پڑھنے کے بہت سے فوائد ہیں
جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

★ **علم:-** کتابیں پڑھنے سے انسان علم میں
بہت اضافہ ہوتا ہے اور اسے بہت
سے معاملوں کے اوپر عبور حاصل ہوتا
ہے اور اس پر بحث کر سکتا ہے۔

★ **تنقیدی زاویے:-** کتابیں پڑھنے سے انسان
تنقیدی سوچ کا مالک بن
جاتا اور زندگی کے ہر پہلو پر اپنا تجزیہ احسن

طریقے سے اس پر تجزیہ کر سکتا ہے۔

★ حقیقت پسندی:-

کتابیں پڑھنے سے انسان حقیقت پسندی کی طرف جاتا ہے اور ہر معاملے کے مثبت پہلوؤں کے ساتھ ساتھ منفی پہلوؤں پر بھی غور کرتا ہے۔

★ آگاہی فطرت:-

کتابیں پڑھنے سے انسان دنیا کے باقی انسانوں کی فطرت کے بارے میں ایک اچھی جانکاری حاصل کر سکتا ہے جو اسے عملی زندگی میں فائدہ پہنچاتی ہے۔

★ ذخیرہ الفاظ:-

کتابیں پڑھنے سے انسان کا بہت ہی پرکشش ذخیرہ الفاظ اکٹھا ہو جاتا ہے جو اسے مختلف قسم کے امتحانات میں فائدہ پہنچاتا ہے۔

★ وقت کا بچاؤ:-

* کتابیں پڑھنے سے انسان اپنا فارغ وقت کتاب بینی میں لگاتا ہے جو اسے غیر صحت مندانہ سرگرمیوں سے دور رکھتی ہے۔

★ ثقافت:-

انسان کو اپنی اور باقی لوگوں کی ثقافت اور پس منظر کے بارے میں آگاہی ملتی ہے جس سے باہمی تعلقات پر بڑا گہرا اور اچھا اثر پڑتا ہے۔

خلاصہ:-

* خلاصہ عرض یہ ہے کہ کتاب بینی ایک صحت مندانہ مشغلہ ہے جو انسان کو اچھی سرگرمیوں کی طرف مبذول کراتا ہے اور وقت کے ضیاع سے بچاتی ہے اور انسان کو اس کے سانحیوں کے مدمقابل ایک اچھا اور با اخلاق انسان بناتی ہے۔

8

Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

Fic. No. D150

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) اُمیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں